فرضی قصے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاهور پاکستان

ننھے مجاہد کا انتقام

156 15 نومبر 2013ء 10 محرم الحرام 1435ھ

اقبال کا بچپن

دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہوجائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہوجائے
ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
ہو میرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

قیمت 5 روپے

فرمانِ الٰہی

اللہ کی طرف جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور کافروں کے لئے شدید عذاب سے تباہی ہے' جو آخرت پر دنیا کی زندگی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن ڈھونڈتے ہیں وہی دور کی گمراہی میں ہے۔

(سورہ ابراہیم 3-2)

(محمد آصف۔رحیم مارکیٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل فرمائی اور ہر بیماری کی دوا بھی نازل فرمائی۔ پس تم حلال (اشیاء) سے (علاج) کرو اور حرام (اشیاء) سے پرہیز کرو۔

(ابوداؤد)

(اسامہ بن نعمان۔گجرات)

پہلی بات

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام کے سپاہیو!

امید ہے کہ آپ ایمان وصحت کی بہترین حالت میں ہوں گے اور اپنے ایمان کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوشاں ہوں گے۔ آج پہلی بات میں آپ سے کچھ مشورے لینے ہیں' ارے گھبرانا نہیں...... آپ کا مشورہ قبول بھی کیا جائے گا۔ لہٰذا بے دھڑک اچھے اچھے مشورے دیں۔ بس ذرا جلدی سے اپنے دماغ کی بتی جلا لیں...... لیکن بتی جلانے سے پہلے یہ سن لیں کہ مشورہ دینا کس بارے میں ہے۔ بس ہم نے سوچا ہے کہ روضۃ الاطفال میں کچھ نئے سلسلے شروع کئے جائیں۔ اب آپ نے ہمیں مشورہ دینا ہے کہ کون سا نیا سلسلہ شروع کیا جاسکتا ہے۔ جس کا مشورہ قبول کیا گیا اور سلسلہ شروع کر دیا گیا اس کو انعام بھی ملے گا۔ لہٰذا تیاری پکڑیں اور قلم بھی پکڑیں کیونکہ آپ نے لکھ کر بھیجنا ہے۔

ساتھ میں سردی بڑھ رہی ہے تو اپنا خیال رکھیں اور گرم کپڑوں کا استعمال شروع کر دیں۔ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ بیمار ہو جائیں اور ''روضہ'' کی یہ محفل آپ کے جوش وجذبے اور حاضری کے بغیر ماند پڑھ جائے اور ساتھ آپ کی طاقت بھی کم ہو جائے جسے آپ نے اسلام کے غلبے اور کفر کے خاتمے کے لئے صرف کرنا ہے۔

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو

والسلام

سونے کی دعا

بِاسْمِكَ، رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي، فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا، فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ

''تیرے ہی نام کے ساتھ اے میرے پروردگار! میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا' پس اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کر اور اگر چھوڑ دے تو تو اس کی حفاظت کر جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے'' (بخاری:۶۳۲۰۔مسلم۲۷۱۴)

(محمد محسن۔لیاقت پور)

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور/ ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575



نیکی کا صلہ

روزانہ صبح کام کی تلاش میں نکلتے وقت اس کے کانوں میں اپنے دونوں بچوں کی فرمائشیں گونجنے لگتی تھی۔ابو میں نے سکول جانا ہے‘ مجھے نیا بستہ اور یونیفارم لادیں۔کتنی معصوم فرمائش تھی......!

جب وہ صبح سویرے سکول جاتے ہوئے چمکتے دمکتے چہرے اور یونیفارم دیکھتا تو اس کی حالت غیر ہونے لگتی۔

وہ کتنا بے بس تھا...... ننھے منے عدنان اور عفان کی اتنی معصومانہ فرمائش بھی پوری نہیں کرسکتا۔ مظہر نے گریجویشن کررکھی تھی لیکن اسے کہیں بھی نوکری نہیں ملی۔ ہر جگہ سے مایوس ہوکر اس نے مزدوری شروع کردی۔مگر وہ اپنے حال پر صابر وشاکر تھا۔وہ رشوت دے کر نوکری حاصل کرنے کے حق میں نہیں تھا۔اس کے دو بچے تھے‘ پانچ سالہ عدنان اور تین سالہ عفان......اس کی آمدنی اتنی نہیں تھی کہ وہ بچوں کو پڑھا سکتا۔ اس کی روزانہ کی اجرت سے تو بس گھر کا گزر بسر ہی چلتا تھا۔

اللہ نے اسے بہت ہی نیک سیرت‘ صابر وشاکر بیوی بھی دی تھی جو بچوں کو گھر میں پڑھاتی اور اسی پر قناعت کرلیتی تھی۔

مظہر حسب معمول کام سے واپس آرہا تھا۔ تھکاوٹ سے اس کا بدن چور تھا لیکن آج وہ روزانہ سے زیادہ خوش تھا اور اسے گھر پہنچنے کی جلدی تھی۔

دراصل اسے ایک ہفتے کی مزدوری مل گئی تھی اور وہ عدنان کے لئے کتابیں وغیرہ لانے کا سوچ رہا تھا۔

وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے ایک 14‘15 سالہ لڑکا دکھائی دیا جو اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اچھلتا کودتا ہوا جارہا تھا۔ صاف لگ رہا تھا کہ وہ ٹیوشن سنٹر سے چھٹی کرکے گھر جارہے ہیں۔

مظہر ابھی اس لڑکے کے متعلق سوچ رہا تھا کہ اسے تیز بریک اور گاڑی کے ٹائروں کے چیخنے کی آواز آئی۔

دیکھا تو وہ خوبصورت سا لڑکا سڑک کے درمیان تڑپ رہا تھا۔ اس خون میں لت پت جسم کو دیکھ کر ارد گرد کے لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اور سب بھاگ گئے۔گاڑی والے نے ایک لمحے کو رک کر سر پیچھے نکال کے دیکھا اور جس تیزی سے اس لڑکے کو کچلا تھا اس سے کہیں زیادہ تیزی سے غائب ہوگیا۔

ایک لمحے کو مظہر نے بھی سوچا کہ بھاگ جاؤں......!!پولیس‘ کیس اور عدالت کے جھنجھٹ میں کون پڑے گا......!

لیکن اگلے ہی لمحے اس کی نظروں میں قرآن کریم کی وہ آیت گھومنے لگی۔

مَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا۔

(سورہ المائدہ:32)

’’جو شخص کسی ایک جان کو (ناحق قتل ہونے سے) بچائے‘ تو گویا اس نے تمام لوگوں کی جان بچائی۔‘‘

اسی طرح ایک مسلمان ہونے ناطے اسے نبی ﷺ کے وہ فرامین بھی یاد آنے لگے جو رحمدلی اور صلہ رحمی کے متعلق ہیں۔

مظہر نے تمام خدشات اور وسوسوں کو ایک جانب رکھ کر تیزی سے اس زخمی لڑکے کی طرف بڑھا۔لہو سے تر جسم کو گود میں اٹھایا اور ہسپتال کی جانب دوڑ لگادی۔لڑکا بے ہوش تھا۔خون بہت زیادہ بہہ رہا تھا‘ لہٰذا اس نے ٹیکسی رکوائی اور اسے فوراً ہسپتال پہنچایا۔

ہسپتال میں اس کا علاج شروع ہوگیا‘ علاج چلتا رہا اور دو دن کے بعد اس کی حالت قدرے بہتر ہوئی تو گھر کا پتہ پوچھا اور والدین کو اطلاع دی۔مظہر نے اس کے علاج میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔ اپنی تمام جمع پونجی اس نے خرچ کردی تھی لیکن اس کا دل پھر بھی مطمئن تھا۔

اس بچے کے والدین بہت پریشان تھے‘ وہ اطلاع ملتے ہی ہسپتال پہنچ گئے۔ یہ بعد میں پتہ چلا کہ اس کا والد کسی سرکاری محکمے میں بہت بڑا آفیسر تھا۔

اس نے جب ساری روداد لڑکے کے باپ کو سنائی تو احسان مندی سے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

ننھے قارئین! مظہر نے تو کسی لالچ یا صلہ کی امید کے بغیر ایک مجبور انسان کی مدد کی تھی۔اسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہ کس کا بیٹا ہے؟ اس نے اپنے ناگفتہ بہ حالات کی بھی پرواہ نہیں کی اور ایک معصوم انسان کی جان بچائی۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ ادا پسند آئی اور اس کی مشکلات کا حل نکال دیا۔اس بچے کے والد کے ذریعے مظہر کو بہت اچھی ملازمت مل گئی۔ عین اس حدیث کے مطابق‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے دوسرے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔اب مظہر کے بچے بھی ہیں جو دوسرے بچوں کی طرح سکول جاتے ہیں اور مطمئن زندگی گزارتے ہیں۔



(عمر سالک۔سکردو‘ بلتستان)



ننھے ساتھیو!

نیند کیسی عظیم نعمت ہے؟ کہ آپ لاکھ تھکے ہوئے ہوں...... پریشانی کا شکار ہوں...... پڑھائی سے اکتا گئے ہوں...... تو آپ کچھ وقت کے لئے سو جائیں تو نئے سرے سے تازہ دم ہو جاتے ہیں......کبھی کبھار تو ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ کلاس جاری ہو اور آپ سوتے سوتے جھوم رہے ہوں اور کبھی تو ماں جی سے کوئی ضد کرتے ہوئے روتے روتے جہاں بیٹھے ہوں وہیں سو جاتے ہوں گے۔ کیا خوب عمر ہوتی ہے یہ بھی کہ نہ نرم گدے کی فکر...... نہ اعلیٰ بستر کا غم......اور یہ نیند بھی کیا خوب چیز ہے جو غموں، الجھنوں کی وادی سے نکال کر آغوش سکون میں اتار دیتی ہے۔ خیر ہم نے آج سیکھنے ہیں کچھ سونے کے آداب!!

تو چلئے سب سے پہلے اپنے خالق و مالک کے بنائے ہوئے نظامِ فطرت پر ایک نظر کریں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا. (سورہ الفرقان:47)

''اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لئے رات کو لباس اور نیند کو (ذریعہ) آرام بنایا، اور اس نے دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔''

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا.

(سورہ النباء:9)

''اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا''

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ رات انسانوں کے آرام وسکون......اور دن محنت کر کے تلاش معاش اور دیگر سرگرمیاں بجالانے کے لئے بنایا گیا ہے۔

اس لئے پہلا سبق تو یہ ہے کہ رات کو جلدی سونے اور صبح جلدی اٹھنے کی عادت اپنالی جائے یہ نظام فطرت ہے اور صحت کے لئے مفید بھی......سکول جانا ہو یا چھٹیاں ہوں یہ نہیں کہ چھٹیوں میں آپ بارہ بجے تک سوکر دیگر گھر والوں کا موڈ خراب کرتے رہیں......!!

☆ نماز عشاء کے بعد آپ سونے کی تیاری کریں تو چاہیے کہ اپنے کمرے کا دروازہ ''بسم اللہ'' پڑھ کر بند کریں۔ کیونکہ بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان ڈیرہ جمالیتا ہے......!!

☆ سونے سے وضو کرلیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ کا معمول تھا کہ سونے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

اس طرح ایک تو آپ تازہ دم ہوں گے، جلد کو راحت ملے گی اور جلد ہی سکون کی وادی میں داخل ہو جائیں گے اور وضو ویسے بھی صغیرہ گناہوں کے جھڑنے کا باعث ہے۔ یوں آپ سونے سے پہلے اپنے گناہوں کو بھی دھوڈالیں گے۔ وضو مسنون انداز میں مکمل اطمینان سے کیجئے!

ویسے آپ کو یاد تو ہوگا ہی کہ آپ کے بچپن میں غالباً آپ کی امی آپ کو نہلا کر، تیل کنگھی کر کے سلا دیتی تھیں تا کہ آپ مکمل پرسکون ہو کر سوئے رہو......تو وضو کے اثرات بھی ایسے ہوں گے!

سونے سے پہلے مسواک یا برش کا بھی اہتمام کیجئے کیونکہ رات کو جو کھانا کھایا جاتا ہے اگر دانت صاف کئے بغیر سویا جائے تو کھانے کے ذرات دانتوں میں پھنسے رہیں گے اور ساری رات ان میں سرانڈ پیدا ہو کر معدے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی! اگر آپ دیگر مختلف اوقات میں دانت صاف کرنے کا اہتمام کرتے ہیں تو خوب اچھی طرح کُلی بھی کر کے سویا جا سکتا ہے۔ مقصد دانتوں کی صفائی ہے......سونے سے پہلے باتھ روم کی ضرورت ہے تو ضرور فراغت حاصل کریں اور یہ عادت پختہ کریں کیونکہ اس طرح نہ کرنے سے رات آرام میں خلل واقع ہو سکتا ہے۔

(واضح رہے کہ سب سے پہلے بسم اللہ پڑھ کر کمرہ بند کرنے کا کہا گیا تو اس لئے آج کل اکثر گھروں میں ملحقہ باتھ ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو پہلے وضو، مسواک، لباس کی تبدیلی وغیرہ سے فارغ ہو کر اپنے کمرے کا رخ کیجئے)

سونے سے پہلے کمرے کی بتیاں اور سردیوں میں ہیٹر، گیس والا چولہا اور انگیٹھی وغیرہ سب بند کر کے سوئیں کیونکہ بے احتیاطی سے اکثر نقصان ہو جاتا اور بعض اوقات انسانی جان تک چلی جاتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''آگ تمہاری دشمن ہے، جب سویا کرو تو آگ بجھایا کرو۔ (صحیح بخاری)

اور ان سب چیزوں کا تعلق آگ اور اس کے بھڑکنے سے ہی ہے ناں!!

اب مرحلہ آیا بستر کے انتخاب کا تو ساتھیو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا (سورہ النبا:6)

''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟''

سو کسی پریشانی کی ضرورت ہی نہیں کہ اب فلاں چارپائی میری ہے......ڈبل بیڈ ہو تو مجھے نیند آتی ہے۔ یاد رکھئے کہ نیند کا تعلق بستر سے نہیں ہے دنیا میں کتنے ہی لوگ ہیں جو اعلیٰ ونفیس بستر پر سوکر بھی نیند سے محروم ہوتے ہیں......اور خواب آور ادویات استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ شکر ادا کیجئے اس ذاتِ رحیم وکریم کا جس نے ہموار زمین کو بچھونا بنا دیا۔

کچھ نہ ملے تو چادر یا دری فرش پر ہی بچھا کر سو جائیں۔

دیکھئے ناں پیارے نبی ﷺ کا بستر کھجور کی چٹائی وٹاٹ پر مشتمل تھا......ویسے بھی آج کل ڈاکٹر حضرات ان لوگوں کو فرش یا سخت بیڈ پر سونے کی تلقین کرتے ہیں جن کی کمر

میں درد وغیرہ ہوتا ہو......طبی نقطہ نظر سے بچوں کی وہ عمر جس میں ان کی جسمانی نشوونما ہو رہی ہو تو انہیں نرم بستر پر نہ لٹایا جائے۔

سونے سے پہلے اپنے بستر چاہے اوپر ہو یا نیچے اچھی طرح جھاڑ لیجئے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو بستر پر جائے تو اپنی چادر کے کنارے سے اسے تین بار جھاڑ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد بستر پر کیا چیز آ گئی'' (صحیح البخاری)

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''جب تم بستر پر پہنچو تو آیت الکرسی پڑھو' اللہ کی طرف سے (تم پر) ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح (تمہارے) تک قریب نہ آ سکے گا''

(صحیح البخاری:5010)

اسی طرح سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات رات بھر کے لئے کافی ہیں۔(صحیح البخاری)

بستر پر لیٹتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھئے'' پیارے نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی خواتین جنت کی سردار فاطمہ بنت محمد ﷺ کو یہ ورد بتا کر فرمایا کہ یہ تمہارے لئے ایک نوکر سے بہتر ہیں۔'' (صحیح مسلم)

انسان جب تھک ہار کر بستر پر دراز ہوتا ہے تو یقین کے ساتھ یہ کلمات ادا کرنے سے ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

اپنے بستر پر پہنچ کر یہ مسنون دعا بھی ضرور پڑھئیے اور اپنے پروردگار عظیم کی عظمت و کبرائی اور شکرانے کے ترانے گاتے ہوئے خود کو اس کے سپرد کر دیجئے گا:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَكَفَانَا وَآوَانَا ، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي.

(صحیح مسلم)

''سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا' پلایا اور (یہ) ہمارے لئے کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانہ دیا' کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانہ دینے والا''

پیارے نبی ﷺ جب سونا چاہتے تو دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

(ابو دائود)

''اے اللہ! مجھے اس دن عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا''

پیارے نبی ﷺ کی یہ دعا بھی کتنی پیاری ہے کہ:

بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

(صحیح البخاری)

''اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی نام کے ساتھ اٹھاؤں گا / گی۔ اگر تو میرے روح روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''

اس کے علاوہ بھی دیگر مسنون اذکار آپ دعاؤں کی کسی مستند کتاب سے یاد کر سکتے ہیں اس کے لئے دعاؤں کی کتاب ''حصن المسلم'' آپ کے لئے بہت مفید رہے گی!!

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ پیارے نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر معوذتین (سورۃ الاخلاص' سورہ فلق اور سورۃ الناس) تین دفعہ پڑھ کر پھونکتے اور پھر جسم کے جس حصے تک پہنچا سکتے' پھیرتے۔(صحیح البخاری)

تو آئیے جی! اس مضمون سے جو سبق اخذ ہوا وہ یہ کہ:

☆ اپنے کمرے وغیرہ کا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرنا ہے۔

☆ وضو کر کے سونے کا اہتمام کرنا ہے۔

☆ بستر جھاڑ کر سونا اور مسنون اذکار پورے شعور سے کرنے ہیں۔

☆ داہنی کروٹ لیٹنا ہے۔

☆ اوندھے منہ لیٹنے سے پرہیز کرنا ہے کہ ایسا انداز اختیار کرنے سے پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(یعنی پیٹ کے بل لیٹنا) آپ ﷺ نے ایک دفعہ ابوذر غفاری ؓ کو ایسے سوتے دیکھا تو منع فرمایا۔

☆ رات کو جلدی سونا اور صبح نماز فجر کے لئے جلدی بیدار ہونے کی نیت کر کے سونا ہے۔

☆ زیادہ آرام دہ و نرم بستر کے غم میں نہیں گھلنا بلکہ جو چیز با آسانی میسر آ جائے سو جانا ہے چاہے فرش ہی کیوں نہ ہو؟؟

ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جب آپ اللہ کے بنائے ہوئے قانون اور پیارے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے سوئیں گے......تو پرسکون نیند آپ کے تعاقب میں ہوگی اور جب آپ خود کو اپنے خالق و مالک کی کبریائی اور اس کی توحید کے ترانے پڑھتے ہوئے اس کے سپرد کر دیں گے تو وہ ضرور آپ کی حفاظت فرمائے گا......زندگی کا ایک وقت مقرر ہے اور حالت نیند میں بھی ہماری روح اللہ کے قبضہ قدرت میں ہوتی ہے لیکن وہ جس کی چاہتا ہے لوٹا دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے۔

اور اگر زندگی کی مہلت ختم ہوا اور اپنے پروردگار کے پاس جانے کا وقت قریب آ گئے تو ہمارے اس حالت میں سونے سے خوش ہو کر...... ہمارا مالک نظر کرم فرما کر جنت کے باغ و بہار کا حقدار بنا دے۔ آمین

دعا ہے پروردگار عظیم ہماری زندگیوں کو با مقصد اور اپنی رضا کے تابع کر دے......!

اپنے محبوب ﷺ کی کامیاب زندگی کو نمونہ بنانے کی توفیق دے اور ہم سے خوش ہو جائے۔ اٹھنا' بیٹھنا ہو یا سونا جاگنا سب اس کی عبادت بن جائے اور یہ مقصد پورا ہوتا نظر آئے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(سورہ الذاریات:56)

''اور میں نے جن اور انسان اسی لئے تو پیدا کئے ہیں کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔''

(آمین اللھم آمین)

(جویریہ بتول۔ چکوال)

دیکھ لو

ہمیں للکارنے والو ذرا پلٹ کر اپنا انجام دیکھ لو
لہو میں رنگے وہ بیاباں دیکھ لو
لہو میں رنگی داستانِ انتقام دیکھ لو۔
لاشوں سے مزین اپنے مکان دیکھ لو
وہ مشینوں کی صورت جنہیں کہتے ہو تم خدا
ان کے آگے ہمارے رب کا نظام دیکھ لو
جنہیں آگ میں جلاتے ہو بے رحمی سے تم
ذرا اِک نظر ان کے نام دیکھ لو
وہ جن کے آگے جھکاتے ہو صبح و شام سر
ذرا ہمارے رب کے انعام دیکھ لو

(مرسلہ: اخت عبدالصبور احسن۔ لالہ موسیٰ)

''چھٹی کا دن''

جب بھی چھٹی کا دن آیا
ہر بچے کا دل لہرایا
بچو لیکن یاد یہ رکھنا
وقت کو تم برباد نہ کرنا
اپنے بستے کو تم چیک کرلو
خالی پین سیاہی سے بھرلو
کاپی قلم کتاب کو دیکھو
پنسل ربڑ حساب کو دیکھو
اپنی وردی کو دھو لو
کھیلو، کودو اور نماز پڑھ کر سو لو
کرلو صاف جوتے اور جرابیں
ترتیب سے رکھو سب کتابیں
کل کے لئے تم رہو تیار
سکول سے تاکہ پڑے نہ مار
چھٹی کا دن مت ضائع کرنا
اس دن بھی کچھ لکھنا پڑھنا

(کاشف، شاہد۔ گولارچی بدین سندھ)





اقوالِ زریں

① صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے اور باادب ہو کر پیش کر کیونکہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کا نشان ہے۔

② عبادت ایک پیشہ ہے، دکان اس کی خلوت ہے، راس المال اس کا تقوئی ہے اور نفع اس کی جنت ہے۔

③ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

④ دنیا کے ساتھ مشغول ہونا جاہل کا بد ہے لیکن عالم کا بدتر ہے۔

⑤ جسے رونے کی طاقت نہ ہو وہ رونے والوں پر رحم ہی کیا کرے۔

⑥ اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر کا گزر گیا اور اس میں نیکی نہیں کی۔

⑦ خوف الٰہی بقدر علم ہوتا ہے اور اس سے بے خوفی بقدر جہالت۔

⑧ خلقت سے تکلیف دور کر کے خود اٹھا لینا حقیقی سخاوت ہے۔

⑨ اخلاص یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہے، دنیا کو آخرت کے لئے اور آخرت کو اللہ کے لئے چھوڑ دے۔

⑩ گفتگو میں اختصار سے کام لو۔ کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا آسانی سے سنا جاسکے۔

⑪ جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

(استفادہ: مخزن اخلاق)

(مجاہد اسرار احمد قصوری۔ نوری والا قصور)

جہاد...... حرفِ زندگی

چلتا رہ جہاد پر قسمت کی بات ہے
دین حق پہ کٹ جانا عظمت کی بات ہے
شہادت کی جو سعادت مل جائے ساتھیو
تو جان لو کہ یہ بڑی رحمت کی بات ہے
جنت میں گر نصیب نبیوں کا ساتھ ہو
اس سے بڑھ کے بھی کوئی عزت کی بات ہے
اسلام سربلند ہو دنیا میں دوستو
توقیر دین حق ہو رفعت کی بات ہے
جہاد حرف زندگی اس سے فرار موت
راہِ نبی ﷺ کو چھوڑنا ذلت کی بات ہے
کچھ دشمنِ جہاد ہیں کچھ دوستِ جہاد
یہ رب کی دوستو نعمت کی بات ہے
جو جارہے ہیں روز یہ جہادی قافلے
ان پہ کسی کا بس نہیں قدرت کی بات ہے
کشمیر میں کفر پہ غالب ہیں مجاہد
اللہ کے یہ فضل اور نصرت کی بات ہے

(مریم اکرام، مظہر فرید کالونی صادق آباد)



خطرناک غلطیاں

◆◆◆◆ اس خیال میں رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست، خوبصورت اور تونگر ہی رہوں گا۔

◆◆◆◆ اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دوں گا۔

◆◆◆◆ اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

◆◆◆◆ ہر ایک کے متعلق ظاہری شکل وصورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

◆◆◆◆ اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی غیبی عطیے کا امیدوار رہنا۔

◆◆◆◆ بیکاری میں آئندہ کے لئے خیالی پلاؤ پکانا اور خوش رہنا۔

◆◆◆◆ اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل منداور لائق آدمی تصور کرنا۔

◆◆◆◆ دوسروں کی موت کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو بری سمجھنا۔

◆◆◆◆ ادائیگی قرض کے متعلق دلفریب ذرائع آمدنی کا تصور باندھ کر غیر ضروری اخراجات کے لئے بے دھڑک قرض لینا۔

(عاتکہ منیر۔126 جنوبی)



قیامت کے روز تین عدالتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین عدالتیں ہوں گی۔

① ایک عدالت میں تو معافی ہے ہی نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانے کی ہوگی، یعنی اس عدالت میں صرف ایمان اور کفر کا مقدمہ پیش ہوگا۔

② دوسری عدالت میں اللہ تعالیٰ صاحبِ حق کو اس کا حق ضرور دلائیں گے۔ گواہ اپنے پاس سے عطا فرمائیں یا جس کے ذمہ کسی کا حق ہے اس سے وصول کر کے دیا جائے گا اور یہ عدالت بندوں کے آپس میں معاملات کی ہوگی، اس میں مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلوایا جائے گا۔

③ تیسری عدالت اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ہوگی۔ اس میں اللہ تعالیٰ زیادہ پرواہ نہیں کریں گے، یہ اللہ کریم کے اپنے حقوق کی عدالت ہوگی اگر وہ چاہیں گے تو معاف فرما دیں گے۔

(مشکوٰۃ)

(مبین عاشق)

مومن اور درخت

✦ درخت پر جتنا زیادہ پھل لگا ہوتا ہے وہ اتنا ہی جھکا ہوتا ہے۔ اسی طرح مومن جتنا نیک اور ایماندار ہوتا ہے اس کے اندر اتنی ہی عاجزی ہوتی ہے۔

✦ جیسے درخت سہارے اور سائے دار کا کام دیتا ہے اسی طرح مومن بھی دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے سہارا ہوتا ہے اور مشکل وقت میں دوسروں کی مدد کرتا ہے۔

✦ درخت تھکی آنکھوں کو سکون مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح مومن دوسروں کو سکون مہیا کرنے والا ہوتا ہے اس سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی۔

✦ درخت ہوا کو صاف رکھتے ہیں اسی طرح مومن معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

✦ درخت زمین کی زرخیزی کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح مومن یہ بتاتا ہے کہ ابھی دلوں میں خیر باقی ہے۔

✦ درخت پھل دیتا ہے اسی طرح مومن بندہ بھی لوگوں میں خیرات بانٹنے والا ہوتا ہے اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسروں کو نقصان نہیں ہوتا۔

✦ درخت جتنا بڑا ہوتا ہے اس کی جڑیں اتنی ہی مضبوط ہوتی ہیں اسی طرح مومن جتنا پرہیزگار ہوتا ہے۔ اس کا ایمان (جو اس کی بنیاد اور جڑ ہے) اللہ پر اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

✦ درخت کٹنے کے بعد فرنیچر کی صورت میں بہت سالوں تک فائدہ مند ہوتا ہے۔ اسی طرح نیک بندے کے اعمال اور بالخصوص اس کی نیک اولاد ان کے لئے صدقہ جاریہ ہوتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں ان کی یاد باقی رہتی ہے۔

(آمینہ رشید۔ شکرگڑھ)



قرآن کے اعزاز

⌘ قرآن: لفظ قرآن **قِراۃٌ** سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں بار بار پڑھی جانے والی کتاب۔

⌘ قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ قرآن متقین کے لئے ہدایت ورہنمائی کا منبع ہے۔

⌘ قرآن پڑھنے والا اور قرآن کو پڑھانے والا ان کو بہترین انسان کہا گیا ہے۔

⌘ قرآن کو نازل کرنے والا رب العالمین ہے۔

⌘ قرآن کو لے کر آنے والا روح الامین ہے۔

⌘ جس شخص پر نازل کیا گیا وہ نبیوں کے سردار ہیں۔

⌘ قرآن 23 سال میں نازل ہوا۔

⌘ اسی قرآن سے اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو بلند کرتا ہے اور اسی کتاب سے اللہ کئی قوموں کو پستیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہ قرآن کا اعزاز ہے کہ آج دنیا میں اس کے لاکھوں حافظ موجود ہیں۔ قرآن کو مٹانے والے خود مٹ کر رہ گئے۔

⌘ اسی قرآن میں سابقہ کتابوں کا خلاصہ اور زندگی گزارنے کا سلیقہ اور مکمل طریقہ موجود ہے۔

اللہ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ قرآن پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(نعیم الرحمٰن۔ مرکز یرموک پتوکی)

اقبال کا بچپن

یہ عجب حسن اتفاق ہے کہ انیسویں صدی کا آٹھواں عشرہ بڑا ہی مردم خیز تھا۔ علامہ محمد اقبال، محمد علی جوہر (1877)' ' محمد علی جناح (1876)' سائنس دان اسٹالن' آئن سٹائن (1879) اوراس کے علاوہ بڑے بڑے فلسفی اسی عشرے کی پیداوار ہیں۔ گویا قدرت دنیا کے مختلف شعبوں میں جو انقلاب لانا چاہتی تھی' اس کی داغ بیل اسی عشرے میں ڈالی گئی۔

علامہ محمد اقبال کے آباؤاجداد ہندو برہمن تھے۔ پھر اللہ نے انہیں اسلام کی دولت سے مالا مال کیا۔ علامہ اقبال نے اپنے خاندانی پس منظر کو یوں بیان کیا

میں اصل کا خاص سومناتی
آبا میرے لاتی و مناتی

علامہ اقبال کے والد شیخ نور محمد اپنے خاندان میں ''میاں جی'' کے لقب سے معروف تھے۔ پہلے پہل انہوں نے گزر اوقات کے لئے بچوں کے کرتے بنانے شروع کئے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے ڈپٹی وزیر بلگرامی کی ''ملازمت'' اختیار کرلی۔ اس کے بعد علامہ اقبال کے والد محترم نے ٹوپیاں سینے کا کاروبار شروع کیا۔ جس نے بڑی ترقی کی۔

شیخ نور محمد بڑے متقی انسان تھے۔ علامہ اقبال کی والدہ ماجدہ امام بی بی خاندان میں ''بے جی'' کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ وہ لکھنا پڑھنا تو نہ جانتی تھیں مگر اپنے شوہر کی طرح صوم وصلوٰۃ کی بڑی پابند تھیں۔ حسن سلوک کے باعث محلے کی عورتیں ان کی گرویدہ تھیں۔ آپ غریب عورتوں کی خفیہ امداد کیا کرتی تھیں۔ ان کی دیانتداری کی وجہ سے محلے کی عورتیں ان کے پاس زیورات اور نقدی وغیرہ امانت کے طور پر رکھواتی تھیں۔ محلے یا برادری کی خواتین کی آپس میں کبھی تو تکار ہوتی تو ''بے جی'' ثالث مقرر ہوتی تھیں۔

حضرت اقبال 9نومبر 1877ء بمطابق 3ذیعقدہ 1294ھ کو سیالکوٹ کے محلے چودھری وہاب میں جسے آج کل اقبال اسٹریٹ کے نام سے پکارا جاتا ہے' پیدا ہوئے۔

نومولود کا نام ان کی والدہ نے ''محمد اقبال'' رکھا۔ اقبال ابھی دو سال کے تھے کہ کسی بیماری میں جونکیں لگانے کی ''دوا'' تجویز کی گئی۔ کنپٹی پر جونکیں لگانے سے داہنی آنکھ سے کافی مقدار میں خون خارج ہو گیا جس کی وجہ سے داہنی آنکھ کی بصارت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔

لیکن بائیں آنکھ کی بینائی اس قدر تیز تھی کہ انہیں آخری عمر تک کبھی دائیں آنکھ چلانے جانے کا احساس نہ ہوا۔ آخر عمر میں جب صحت مند بائیں آنکھ میں بھی موتیا اتر آیا تو انہیں اس وقت احساس ہوا کہ ان کی آنکھ پہلے ہی ناکارہ ہو چکی ہے۔ ابتدائی تعلیم قدیم اور روایتی طرز کے مکتب میں حاصل کی۔ پہلے انہیں مولانا غلام حسن کے مکتب میں بٹھایا گیا اور ازاں مولوی میر حسن کے مکتب میں درس و دروس کے بعد انہی کے مشورے پہ سکاوچ مشن سکول میں داخل کروایا گیا۔

اقبال کو حصول علم میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کے علم کا بھی بہت زیادہ شوق تھا۔ اقبال بچپن ہی سے روزانہ بعد نماز صبح نہایت پابندی اور ذوق وشوق سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسی ذوق و شوق کو دیکھ کر آپ کے والد نے نصیحت کی تھی کہ ''جب تم قرآن پڑھو تو یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خود تم سے ہم کلام ہے۔''

اقبال جب بھی قرآن کی تلاوت کرتے تو قرآن معنی ومفہوم کو بھی سمجھتے جس کی وجہ سے قرآن پڑھتےہوئے اتنا روتے کہ قرآن کے اوراق بھی بھیگ جاتے۔ جب تلاوت ختم ہو جاتی تو اٹھا کر دھوپ میں رکھ دیتے تا کہ صفحات خشک ہو جائیں۔

اقبال تعلیمات قرآنی کو عالم انسانیت اور بالخصوص عالم اسلام کی فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ سمجھتے تھے۔

پیارے بچو! آج کے اس دور میں ہم دنیاوی علوم کی تو بڑی موٹی موٹی کتابیں زبانی یاد کر جاتے ہیں مگر زندگی گزر جاتی ہے اور ہمارے طالب علم کو یہ نہیں پتہ ہوتا کہ اللہ قرآن کی پہلی صورت میں کیا ارشاد فرمار ہے ہیں۔

دیکھیں اقبال نے اگر اتنا بلند مقام پایا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اقبال بچپن ہی سے قرآن کے ترجمے کو سمجھ کر پڑھتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کی شاعری قرآن کے مفہوم کی عکاسی کرتی ہے۔ اقبال بچپن ہی سے پکے نمازی بھی تھے۔ پانچ وقت کی نماز کے ساتھ ساتھ ''نماز تہجد'' بھی پڑھتے تھے۔ بعض اوقات تو تمام رات تہجد میں گزر جاتی تھی۔ اقبال نماز کو مومن کی معراج سمجھتے تھے۔ فرمایا:

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

علامہ اقبال کا بچپن بڑا ہی نرالا تھا۔ بچپن ہی سے سخت محنتی تھے۔

اقبال کے بچپن کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ نصف شب کے قریب والدہ ماجدہ کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اقبال قریب بیٹھے سکول کا کام کر رہے ہیں۔ آپ کی والدہ آپ کو بچپن میں پیار سے بالا کہا کرتی تھی۔

والدہ: بالے بیٹے اتنی رات گئے کیا پڑھ رہے ہو' اٹھو سو جاؤ۔

اقبال: (ساکت اور محو رہتے ہیں کوئی جواب نہیں)

والدہ: (شانے سے پکڑ کر) اٹھو بیٹھے صبح کام کر لینا سو جاؤ۔

اقبال: (کسمسا کر) بے جی سویا ہوا تو ہوں۔

اقبال کا بچپن ہی سے تحقیقی ذہن تھا۔ جس چیز کا نہ پتہ ہوتا فوراً پوچھ لیتے۔ ایک دفعہ بچپن میں اقبال اپنے تین چار دوستوں کے ساتھ سیر کے لئے شہر سے دور نکلے تو سڑک کے کنارے ایک خستہ حال بوڑھا کسان ہل چلا رہا تھا۔ اس کے گرد اگرد کھیتوں میں گندم کی پکی ہوئی

سنہری بالیاں لہلہا رہی تھیں۔ اقبال بوڑھے کسان کے قریب جا پہنچے۔

اقبال: بابا! گندم کے یہ کھیت کس کے ہیں؟

کسان: یہ کھیت تو میرے ہیں لیکن ان کے سینے میں لہلہانے والی گندم نہ جانے کس کی ہے۔

اقبال: اگر صرف زمین ہی تمہاری ہے تو فصل تمہاری نہیں تو تم خون پسینہ ایک کیوں کر رہے ہوں؟

کسان: اگر تم کسی کسان کے بیٹے ہوتو چند سال ٹھہر جاؤ اس سوال کا جواب تمہیں خود بخود مل جائے گا۔

علامہ اقبال بچپن ہی سے اپنے اساتذہ کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے اساتذہ کی ہر خدمت بجالاتے تھے۔ ایک دفعہ اقبال اپنے استاد مولوی میر حسن کا سودا سلف لے کر بازار سے لوٹے تو مولوی میر حسن دروازے پر کھڑے کسی سے باتیں کر رہے تھے۔

میر حسن: اقبال میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ بازار سے ہمارا سودا سلف نہ لایا کرو۔

اقبال: کیوں جناب! میرا قصور؟

میر حسن: تم میرے شاگرد ہو نوکر نہیں ہو۔

اقبال: جناب میں آپ کا شاگرد نوکر ہوں۔

اقبال نے سیالکوٹ کے سکاچ مشن کالج کی طالب علمی کے زمانے میں شعر کہنا شروع کر دیئے تھے۔ پہلے پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ پھر اپنے استاد مولوی میر حسن کے مشورے پر اردو میں کہنے شروع کر دیئے۔ شاعری کی طرف اقبال کا رحجان کے پس منظر میں میر حسن کی ذات نظر آتی ہے۔ جو کہ خود بھی اردو اور فارسی کے بڑے عمدہ شاعر تھے۔

جب اقبال نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا تو ان کی شاعری کا شوق پہلے سے کہیں زیادہ ترقی کر گیا۔ اب وہ ذریعہ خط و کتابت مرزا داغ دہلوی کے شاگرد بن گئے۔ اب انہیں اپنی غزلیں بہ غرض اصلاح دہلی حیدر آباد دکن بھیجنے لگے تھے۔ چند ایک غزلوں کی معمولی سی اصلاح کے بعد داغ نے انہیں صاف صاف لکھ بھیجا: اقبال آپ کے کلام کو اصلاح کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کرنے کے بعد عربی اور انگلش میں ایم اے میں یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ پہلی پوزیشن حاصل کرنے کی وجہ سے فقیر سید جمال الدین میڈل (برائے عربی) اور خلیفہ محمد حسن ایچی سن میڈل (برائے انگریزی) حاصل کیا۔ ایم اے فلسفہ کے امتحان میں اقبال واحد امیدوار تھے جو پاس ہوئے اور خان بہادر شیخ نانک بخش میڈل ملا۔

ستمبر 1905ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ چلے گئے اور 27 جلوئی 1908ء میں وطن واپس آئے۔ اس تین سالہ قیام کے دوران آپ نے اپنی خداداد ذہانت اور اعلیٰ استعداد کی بدولت میونخ یونیورسٹی (جرمنی) سے پی ایچ ڈی اور لنکزان سے بیرسٹری کے امتحانات پاس کئے۔ ایک بہت ہی اہم بات کہ اقبال یورپ میں اتنا عرصہ رہے مگر یورپ کی تہذیب و تمدن کے اسیر نہیں ہوئے بلکہ وہ جتنے مسلمان پہلے تھے اس سے زیادہ مسلمان اور اسلام کے شیدائی ہو کر واپس آئے۔ وہ خود فرماتے ہیں:

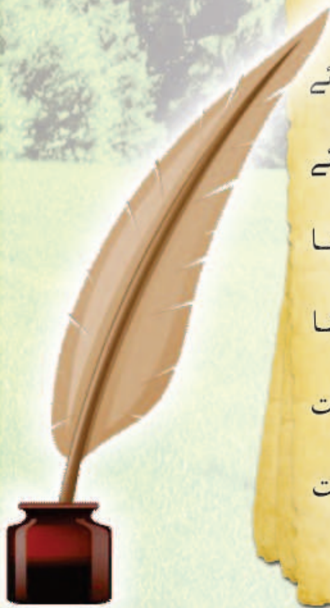
خیرہ نہ کر سکا' جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

علامہ اقبال کی خدمات کا احاطہ ایک ہی جست میں نہیں کیا جاسکتا۔ اقبال کی خدمات پہ ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اقبال نے اپنی شاعری سے حقیقت میں امت مسلمہ کو بیدار کیا ہے۔ اقبال نے بچوں کے لئے بھی بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔

دعا' گائے اور کمرہ' ہمدردی' پرندے کی فریاد' پہاڑ اور گلہری اور مکڑا اور مکھی شامل ہیں۔ اقبال کی زندگی کے آخری ایام میں الٹی اور تھوک کے ساتھ خون آنے لگا تھا۔ کمزوری کا ایسا عالم تھا کہ دس بیس قدم چلنا بھی دوبھر ہو گیا۔ اس شدید علالت میں بھی آپ اپنی ملت سے غافل نہیں تھے۔ مسلم لیگ کے حوالے سے قوم کی رہنمائی کرتے رہے۔ شدید علالت میں آپ کے عزیز و اقارب آپ کے پاس تھے کہ آپ زار و قطار رو رہے تھے۔ احباب نے سمجھا کہ شاید تکلیف میں شدت پیدا ہوگئی ہے مگر جب پوچھا تو بتانے لگے کہ "مجھے اس وقت قوم کا خیال آرہا ہے کہ آزادی وعظمت کے لئے میں نے قوم کو جو طریقے بتائے ہیں اگر ان پر عمل نہ کیا تو کیا بنے گا؟ چند ہی گھنٹوں بعد 21 اپریل 1938ء میں بوقت صبح صادق اپنی جان جانِ آفریں کے حوالے کر دی۔

انا اللہ و انا الیہ راجعون

مصعب عمیر



دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہوجائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہوجائے
ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
ہو میرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

رپورٹ المحمدیہ روضہ سوسائٹی
صادق آباد

صادق آباد کے طلباء کی تربیت واصلاح کے لئے ہم نے یہ طے کیا کہ ہم صادق آباد کے سکول کے بچوں کے درمیان تقریری مقابلہ کروائیں گے۔

اس پروگرام کی تیاری زور وشور سے شروع ہوئی اور تاریخ 5 اکتوبر بروز اتوار 2013ء طے کی گئی۔

جس دن پروگرام شروع ہونا تھا پروگرام کے دن صبح 9 بجے تقریری مقابلے کا آغاز ہوا۔ پروگرام میں عبدالرحیم بھائی اور فرخ سہیل بھائی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔

مقابلے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا اس کے بعد نظم کے لئے اسامہ اکرام بھائی کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنی خوبصورت آواز میں نظم پیش کی۔ اس کے بعد مختلف سکولوں سے آئے ہوئے طلباء نے مقابلے میں پرجوش انداز میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بچوں کی تقاریر کے بعد مہمان خصوصی عبدالرحیم بھائی نے بچوں میں کو نصیحت کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی فرخ سہیل ربانی نے بچوں کی اصلاح کے لئے جامع گفتگو کی اور بتایا کہ ہم نے اپنے سکولوں اور گلی محلے کے بچوں کو اپنی دعوت کیسے پیش کرنی ہے۔ اس کے بعد المحمدیہ سٹوڈنٹس کے مسئول انوارالرحمٰن بھائی نے المحمدیہ روضہ سوسائٹی کا مختصر تعارف کروایا اور بچوں کو المحمدیہ روضہ سوسائٹی کی طرف سے شائع ہونے والا رسالہ ''روضۃ الاطفال'' کا مختصر تعارف کروایا اور سب بچوں کو تعارف کے لئے ایک ایک روضۃ الاطفال بھی دیا گیا۔

آخر میں بچوں سے عہد لیا کہ آپ ہمارے اگلے پروگرام میں اپنے سکول کے کلاس فیلوز اور گلی محلے کے دوستوں کو بھی ساتھ لائیں گے۔ اختتام پر بچوں کی خاطر تواضع کی گئی۔ اس طرح سب بچے خوشی خوشی اپنے گھر لوٹے۔



رپورٹ: اسداللہ اکرام مجاہد، صادق آباد

المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے زیر اہتمام

تحریری تقریری مقابلہ

ہدایات:

۱۔ اپنے من پسند موضوع پر تقریر لکھ کر بھیجیں۔
۲۔ اپنی تحاریر پی او بکس 102 پر بھیجیں۔
۳۔ تحریر کا انداز تقریری ہونا چاہیے۔
۴۔ آپ کی تحاریر 22 نومبر تک موصول ہو جانی چاہئیں۔
۵۔ بہترین تحاریر کو المحمدیہ روضہ سوسائٹی کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔

سر کا استعمال

پیارے بچو! اللہ رب العزت نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں گننا چاہیں تو گن نہیں سکتے اور ان کا پوری طرح شکر ادا کرنا تو انسان جیسی کمزور مخلوق کے لئے ممکن ہی نہیں۔ لیکن پھر بھی ہمیں اپنے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے اس کا حکم ماننا چاہیے۔

عقل و دانائی اور فہم و فراست انسان کے اوپر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ اس کو استعمال کر کے انسان دنیا میں بڑے بڑے کام سرانجام دے سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ اپنے سکول یا محلے کے بچوں کی قیادت کرنا چاہتے ہیں اور ان کے لیڈر بننا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے ضروری نہیں کہ آپ جسمانی طور پر بڑے طاقت ور ہوں یا آپ کے پاس بہت سارے پیسے ہوں۔ آپ اپنی عقل و فراست سے کام لے کر اپنی قیادت میں سارے بچوں کو اچھے اچھے کاموں پر لگا سکتے ہیں۔

ایک دفعہ ملک سلجوق بادشاہ کے پاؤں میں موچ آ گئی۔ موچ اتنی شدید تھی کہ دن کو چین آتا نہ رات کو سکون ملتا تھا۔ وہ تکلیف سے سخت پریشان تھا اور زیادہ بڑی پریشانی یہ تھی کہ موچ کی وجہ سے سلطنت کے سارے امور رکے ہوئے تھے اور کوئی ان کی دیکھ بھال کرنے والا نہ تھا۔ بادشاہ کی بیماری کی وجہ سے اس کے وزیر اور مشیر بھی پریشان تھے اور سارے اس سوچ میں تھے کہ اب کیا کیا جائے اور کیسے بادشاہ سلامت جلد صحت یاب ہو کر ہمارے درمیان تشریف لائیں اور حکومت کے اہم فیصلوں کا اعلان کریں۔ ملک کے سارے حکیموں اور طبیبوں نے اپنا زور لگایا مگر بادشاہ سلامت کی تکلیف کم نہ ہوئی۔

ایک دن ایک درباری کو یاد آیا کہ حکیم عمر خیام کو تو ابھی تک بلایا ہی نہیں گیا۔ یہ سوچ آتے ہی اس نے جھٹ اپنا مشورہ بادشاہ سلامت کو پیش کر دیا۔ مشورہ قبول کیا گیا اور اس کے مشورے پر بادشاہ نے حکیم عمر خیام کو حاضر ہونے کا حکم جاری کیا۔

پیارے بچو! عمر خیام نہ صرف ایک اچھا حکیم تھا بلکہ ماہر ریاضی دان اور بلند پایہ شاعر بھی تھا اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ وہ عقل مندی میں بھی بے مثل تھا۔ جب اسے بادشاہ سلامت کا حکم نامہ ملا تو اس وقت وہ ریاضی کے کسی مسئلے میں سخت الجھا ہوا تھا۔ حکم سن کر ایک دفعہ تو وہ سخت پریشان ہوگیا۔ فوہ طور پر ریاضی پہ تحقیق کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا اور دوسری طرف بادشاہ سلامت کی ناراضگی مول لینا بھی بہت بڑا نقصان تھا۔ اس نے غور و خوض شروع کیا کہ اس پریشانی میں سب سے اچھا حل کیا ہو سکتا ہے کہ میں اپنا کام بھی جاری رکھوں اور بادشاہ سلامت بھی ناراض نہ ہوں۔

پیارے بچو! یاد رکھیں کہ ایسی صورتحال میں ہمیں ہمیشہ اپنے دماغ کا استعمال کرنا چاہیے۔ سوچ و بچار کر کے بہترین حل تلاش کرنا چاہیے کہ کچھ لوگ کسی چھوٹی سی بات کو لیکر اتنا پریشان ہو جاتے ہیں کہ ان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور وہ مسئلے کو حل کرنے کی بجائے اور زیادہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ لیکن عقل مند لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ سوچنے کے بعد ایسا حل نکال لیتے ہیں جس سے سانپ بھی مر جاتا ہے اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹتی۔

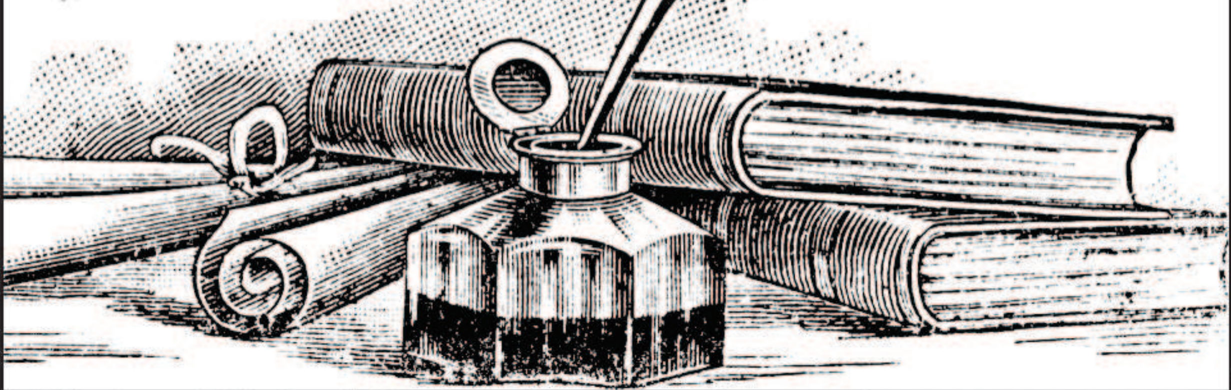
ایسی ہی ایک ترکیب حکیم عمر خیام کے ذہن میں آئی اور انہوں نے فوراً قلم دوات اٹھایا اور بادشاہ سلامت کو لکھ بھیجا۔

"بادشاہ سلامت کا اقبال بلند ہو!

بادشاہ سلامت! آپ پریشان نہ ہوں۔ پہلے آپ امور سلطنت کو چلانے کے لئے زیادہ اپنے پیر کا استعمال کرتے تھے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے سر کے استعمال کا موقع دیا ہے۔ اب آپ پاؤں کی بجائے سر کا استعمال کریں۔ جس سے آپ کے امور سلطنت کے کام بھی احسن طریقے سے انجام پائیں گے اور آپ کے پاؤں کا علاج بھی ہو جائے گا۔"

بادشاہ سلامت کو عمر خیام کا یہ مشورہ بڑا ہی پسند آیا اور وہ حکومت کے کام سرانجام دینے لگا۔ دھیان دوسری طرف ہونے سے تکلیف بھی کم ہوگئی۔ اسی طرح عمر خیام کو بھی اپنا کام ادھورا چھوڑ کر بادشاہ کی خدمت میں نہ جانا پڑا۔

(سعد عثمان۔ مظفر آباد)



قافلہ لٹا گیا صحرا میں اور منزل ہے دور
ہم سفر میرے شکارِ دشنۂ رہزن ہوئے
اس بخاری نوجواں نے کس خوشی سے جان دی
خنجرِ رہزن اُسے گویا ہلالِ عید تھا
خوف کہتا ہے یثرب کی طرف تنہا چل
بے زیارت سوئے بیت اللہ پھر جاؤں گا کیا؟
خوفِ جاں رکھتا نہیں کچھ دشت پیمائے حجاز
گو سلامت محمل شامی کی ہمراہی میں ہے
گو سلامت یہ عقل زیاں اندیش چالاک ہے

اس بیاباں یعنی بحرِ خشک کا ساحل ہے دور
بچ گئے جو ہو کے بے دل بیت اللہ پھرے
موت کے زہراب میں پائی ہے زندگی
"ہائے یثرب" دل میں لب میں نعرۂ توحید تھا
شوق کہتا ہے کہ "تو مسلم ہے بے باکانہ چل"
عاشقوں کو روزِ محشر منہ نہ دکھلاؤں گا کیا؟
ہجرتِ مدفونِ یثرب میں یہی مخفی ہے راز
عشق کی لذت مگر خطروں کی جاں کاہی میں ہے
اور تاثر آدمی کا کس قدر بے باک ہے۔
(اقبالؒ)
بانگِ درا

ماہ نور ادریس

1st

ماہ نور ادریس



3rd

عبدالمعید سعید بھٹی

2nd

حسن وحید ہارون منیر

اگلی تصویری نمائش کا موضوع

سردی کا موسم

نوٹ: پہلے تین انعام یافتگان کو 500 روپے کی کتب ارسال کی جائیں گی

کچھ باتیں وادی کی

ننھے مجاہد کا انتقام

تمام لوگ بڑے گراؤنڈ میں آجائیں......کوئی بھی گھر میں نہ رہے' سارے لوگ اپنا اپنا کام چھوڑ کر باہر جمع ہو جائیں۔

ان آوازوں کے ساتھ مسجد کے سپیکر گونجنے لگے۔ فوجی گاڑیاں گاؤں میں داخل ہو گئیں۔فوجیوں نے اترتے ہی گاؤں کا گھیرا کر لیا اور لوگوں کو ڈرا دھمکا کر بڑے گراؤنڈ کی طرف جمع ہونے کے لئے دباؤ ڈالنے لگے۔

لوگ بے چارے ڈرے سہمے آہستہ آہستہ اپنے اپنے کام کاج چھوڑ کر گراؤنڈ کی کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔سکول کے بچے' کھیتوں میں کام کرنے والے لوگ اور گھروں میں کام کرنے والی عورتیں اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر گھروں سے باہر نکل آئیں۔

لوگ بظاہر تو فوجیوں کی بات مان کر گراؤنڈ کی طرف بڑھ رہے تھے۔مگر ان کے دل ڈرے ہوئے' سہمے ہوئے اور آنکھیں فوجیوں کی جانب لگی ہوئی تھیں کہ آج پھر کوئی اپنا ان سے جدا نہ ہو جائے۔ان کے گھروں کو آگ نہ لگادی جائے۔ان کی مسجد کو شہید نہ کر دیا جائے۔ بچے اپنے سکول کو آخری نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ پتہ نہیں یہ انہیں دوبارہ دیکھنا نصیب ہو یا نہ ہو۔

مقبوضہ جموں و کشمیر کے ایک گاؤں کی یہ حالت پندرہ دن میں ایک دفعہ تو ضرور ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہاں کے باسیوں کو یہ سب سہنے کی عادت ہو چکی ہے اس گاؤں کے باسیوں میں ایک بچہ انس بھی تھا۔انس کی عمر 12 سال تھی۔ وہ دوسرے بچوں کی طرح روزانہ سکول جاتا تھا۔

انس اپنی کلاس کا لائق بچہ تھا۔امتحانوں میں ہمیشہ اچھے نمبر لیتا۔ پڑھائی کے علاوہ دوسرے مشاغل جو پڑھائی سے متعلق ہوں' تقریری مقابلہ' بزم ادب اور کھیل کود کے میدان میں بھی نمایاں پوزیشن لیتا۔

وہ بالکل چھوٹا تھا جب ہم اس کے گھر جاتے۔اس کی والدہ اور والد ہم سب بھائیوں سے شدید محبت رکھتے تھے۔ جب بھی ہمارا گزر اس گاؤں سے ہوتا ہم سب بھائی ان کے گھر ضرور جاتے۔ان کی والدہ ہمیں الگ سے ایک کمرے میں بٹھاتی جسے ہم ماں جی کہہ کر پکارتے تھے۔وہ ہماری خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتی تھیں۔انس کے بڑے بھائی ہمارے لئے کھیت سے کچھ نہ کچھ کھانے کو لاتے تھے۔

دن بہت اچھے گزر رہے تھے۔انس ہمارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگا۔ ہمارے ساتھ قریبی جنگل تک بھی کبھی کبھار چلا جاتا۔ آہستہ آہستہ اس نے راتوں کو بھی ہمارے ساتھ سفر کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ رات کو سفر کرتے ہوئے ایک کارروائی میں بھی شریک ہوا۔

اس گاؤں میں مسلمانوں کے ساتھ کچھ ہندو بھی رہتے تھے جن میں گاؤں کا ایک ڈاکٹر بھی تھا۔اسے انس کے گھر والوں کا مجاہدین کے ساتھ ملنا بالکل پسند نہ تھا۔اکثر آرمی جب بھی گاؤں میں آتی تو انس کے گھر والوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتی۔

اس بار جب بھارتی فوج نے انس کے گھر پر دھاوا بولا تو اس نے وہی کچھ کیا جس کا سامنا پوری وادی کشمیر کے لوگ کر رہے ہیں۔انہوں نے انس کے گھر داخل ہو کر مار پیٹ کی۔ گھر کو آگ لگادی' بہنوں کی عصمت دری کی اور انس کے بڑے بھائی کو گرفتار کر کے لے گئے۔انس ابھی بچہ تھا مگر ان حالات نے اس کے ننھے دل و دماغ پر گہرے اثرات مرتب کئے۔اس نے بھارتی فوج سے اس سب کا بدلہ لینے اور انہیں ذلیل کرنے کا عہد کیا۔

پھر انس ضد کرنے لگا کہ اسے فوجیوں کے خلاف کارروائی میں شریک کیا جائے۔ آخر وہ موقع آ ہی گیا کہ ہم ایک جنگل سے گزر رہے تھے اور اطلاع ملی کہ کچھ فوجی گاؤں سے جنگل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ہم چوکنے ہو گئے۔ چلتے چلتے ہمیں اپنے سے کچھ نیچے کی طرف فوجیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہاں جھڑپ ہوئی بھرپور کارروائی ہوئی۔فوجیوں کا بہت سا نقصان ہوا لیکن بھاگتے ہوئے انس کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی۔ چوٹ اتنی شدید تھی کہ ہمیں اسے اٹھا کر جنگل عبور کرنا پڑا۔

اس کے بعد اسے ایک سکول میں داخل کروا دیا گیا۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ انس نے مجاہدین کی تربیت بھی مکمل کر لی۔ کالج سے فارغ ہونے کے بعد اس نے امیر صاحب سے واپس جانے کی ضد کی تو اسے اجازت دے دی گئی۔ یہ نوجوان مجاہد قریباً 2 سال ہندو فوجیوں کے ساتھ برسر پیکار رہا۔اسی دوران اس نے کئی ایک کارروائیاں کیں۔

انس کی زبانی جب ہم اس کی کارروائیاں سنتے تو حیران ہو جاتے۔اس نے جو بھی کارروائی کی ہندو فوج کو شدید نقصان پہنچا اور بات یہ اس لئے تھی کہ وہ جب بھی کوئی کارروائی کرتا اسے اپنے گھر والوں پر ہوئے ظلم یاد آجاتے ۔ اس لئے مزید جوش کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے فوج کو نقصان پہنچاتا۔

پیارے بچو! انس کی زندگی سے ہمیں بہت سارے سبق ملتے ہیں۔ چھوٹی عمر میں مجاہدین کے ساتھ محبت کرنا' پڑھائی اور کھیلنے کے ساتھ ساتھ میدان مقتل میں جانے کی تمنا ہر دم دل میں رکھنا۔ کفار اور اسلام دشمنوں کو دنیا میں ذلیل و رسوا کرنے کے لئے بھرپور تیاری اور تربیت حاصل کرنا تاکہ تمام مظلوم مسلمانوں کو ظلم و ستم سے نجات مل جائے اور اسلام دنیا پر غالب ہو جائے۔

ضبط تحریر: بدر سدید۔کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے ایڈیٹر بھیا صحت اور ایمان کے سنہرے موتی چن رہے ہوں گے اور سنہرے موتی ہی کی طرح روضہ کو بھی روشن کرنے میں مصروف ہوں گے اور ہماری پیاری ''ردی کی ٹوکری'' کرارے صفحوں کا خوشی سے دل کھول کر استقبال کر رہی ہوگی۔ شمارہ 154 ہمیں 11 اکتوبر کی بجائے؟ 18 اکتوبر کو ملا جو ہمیں ناگوار گزرا۔ لیکن پھر روضہ تھاما اور لگے پڑھنے۔ ٹائٹل دیکھ کر واقعی ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی یاد آ گئی۔ انوکھا امتحان کہانی اچھی لگی۔ پھر دوڑے دوڑے سچائی کا انعام پر پہنچے۔ ابھی کچھ حصہ ہی پڑھا تھا کہ نتیجہ تقریباً سمجھ آ گیا اور ہم مسکرا دیئے۔ باقی تمام شمارہ ہی اچھا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ روضہ کو صحیح معنوں میں سنہرے موتی ہی کی طرح بنائے جس سے لوگ علم حاصل کریں۔ (آمین)

والسلام

(اخت عبداللہ صغیر۔ نیو چاکرہ راولپنڈی)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی جناب ہماری محنت پتہ نہیں رنگ لائے کہ نہ لائے کیونکہ بھائی ایڈیٹر کا ماٹو جو ہوا...... لکھئے اور لکھتے جایئے...... وہ ہے نا گلی محلوں کا چوکیدار...... رات کو گلیوں میں آوازیں لگاتا ہے...... جاگتے رہنا...... یعنی یہ چوکیدار کا نعرہ...... ایڈیٹر بھائی بھی ہم سے نعرہ لگواتے ہیں...... لکھتے رہنا...... چاہے شائع نہ ہو ہمارا کچھ بھی...... ویسے ہمیں اندازہ ہے کہ آپ ہمارا خط پڑھتے ہوئے مسکرا رہے ہیں...... ایڈیٹر بھائی دیکھ لیں کہ کہیں آپ مسکراتے ہوئے ٹوکری صاحبہ نہ دیکھ رہی ہو...... اور قاری حضرات اپنے آس پاس دیکھ لیں کہ کوئی انہیں پاگل نہ سمجھ رہا ہو...... جی تو کر لی تسلی...... تو پھر اب پڑھیں ہماری...... آپ کی لاڈلی باسکٹ میڈم اور آپ ہمارے خطوں کا خون جو کرتے ہیں...... ساری محنت اکارت...... اف خدایا! اتنی محنت سے اتنے صفحے ضائع کر کے دماغ کھپا کے...... کیا ملا؟...... سوائے بے قدری کے...... بھئی ہم کوئی ویلے نہیں ہیں...... ہم بھی مصروف بندے ہیں...... لہٰذا لحاظ رکھا جائے...... ہمارے اوپر امریکہ نہ بنا کریں...... بھئی ہم بھی کوئی اہمیت رکھتے ہیں...... داد دیں ہمیں کہ لکھ لکھ کے ہماری بانہیں درد سے کانپ رہی ہیں...... اور سر چکرا کر رہ گیا ہے...... اور پھر بھی ہمت ماری کر رہے ہیں...... میرا خیال ہے جوں بھی نہیں رینگی ہوگی آپ کے کانوں پر اب بھی (سر میں نہیں ہے اس لئے کان پر بھی نہیں



رینگی)...... خیر ہم اب آپ کے پاس یہ جواز نہیں رہنے دیں گے...... کہ آپ کے سر میں جوئیں نہیں ہیں (کیا جوئیں پارسل کر رہے ہیں آپ......؟؟) قہقہہ مت لگائیں کیونکہ ٹوکری صاحبہ ناراض ہو جائیں گی...... ویسے وہ خوش کب ہوتی ہیں اتنا ضرور بتایئے گا (ڈاک کھلنے کے وقت)...... آخر میں اب ہم اس دعا کے ساتھ اپنے خط کا اختتام کرتے ہیں کہ...... خدا ٹوکری کا پیٹ ہمیشہ کے لئے خراب کر دے۔ آمین

(جمیلا شوکت۔ گوجرہ)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم جناب ایڈیٹر بھیا! مجھے تو پکا یقین ہے کہ آپ ایمان وصحت کی حالت میں ہوں گے۔ خبردار تو نہیں ہوں گے خبردار کرنا ہی پڑے گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرا یہ خط ضرور شائع کریں گے۔ میری اس امید پر پانی پھیر کے دھلائی نہ کر دینا۔ بڑی مہربانی آپ کی جناب...... اس رسالے کو پڑھنے سے جو بات مجھے محسوس ہوئی ہے وہ یہ کہ یہ رسالہ نہ صرف بچوں کی جسمانی وروحانی تربیت کرتا ہے بلکہ یہ بچوں کے لئے تعلیمی سلسلہ بھی ہے...... وہ کیسے؟

جی جناب! میں ہوں بتانے والی ذرا سا صبر کریں اور حوصلہ رکھیں...... میں آپ کو بتاتی ہوں کہ وہ کیسے؟

وہ اس طرح کہ جو کتابیں ہم بچوں کو سکول میں پڑھاتے ہیں ان کتابوں میں سے کچھ کتابوں کا مجموعہ اس رسالے میں ہے۔ یقیناً آپ پھر سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ سولہ صفحوں پر مشتمل یہ رسالہ سکول کی کتابوں کا مجموعہ؟

جی جناب یہ ہے رسالہ...... آپ خود دیکھ لیں کہ

☆...... اسلامیات...... اسلامی واقعہ

☆...... اردو...... کوئی سچی کہانی یا واقعہ

☆...... سائنس...... بچوں کی سائنس

☆...... ڈرائنگ...... تصویری نمائش

☆...... جنرل نالج...... گلدستہ روضہ

☆...... معاشرتی علوم...... کوئی تاریخی واقعہ

اوہ! ہمیں تو بریک بھی ہوتی ہے بھئی ہم اس میں پزل گیم کھیلتے ہیں۔ یہ سلسلہ کتنا اچھا ہے مجھے بہت پسند آیا ہے۔ بریک میں ہم کبھی کبھی پھل سبزیاں بھی کھاتے ہیں اور ان کی غذائیت اور فوائد کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔

یہ چھوٹا سا رسالہ ایک وقت میں ہی اتنی زیادہ معلومات فراہم کر دیتا ہے۔ اس رسالے کو اللہ تعالیٰ دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔

(اخت ابو محمد۔ استقلال آباد سرگودھا)



فتح مکہ کے روز بنومخزوم کے دو آدمیوں نے ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر میں پناہ لی۔ ان میں سے ایک حارث بن ہشام مخزومی تھا۔ حارث ام ہانی ؓ کے سسرالی رشتہ داروں میں سے تھا۔

اسی دوران ان کے بھائی حضرت علی بن ابی طالب ؓ ان کے پاس آئے تو ام ہانی ؓ نے ان کو بتایا کہ انہوں نے ایک مشرک کو پناہ دی ہے۔ یہ مشرک بھی کوئی عام آدمی نہ تھا۔ کفر کے بہت بڑے سرغنہ ابوجہل کا بھائی تھا۔ حضرت علی ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس دشمن کو ضرور قتل کروں گا۔ پھر اسے قتل کرنے کے لئے تلوار سونت لی۔ یہ دیکھ کر حضرت ام ہانی ؓ نے کہا کہ بھائی! ایسا نہ کرنا' یہ میری پناہ میں ہے۔ اس کو میں نے پناہ دی ہے لیکن حضرت علی ؓ نے اپنی بہن کی بات پر کوئی دھیان نہیں دیا اور حارث کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ ام ہانی ؓ نے دوڑ کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگیں۔ اللہ کی قسم! آپ اسے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے۔

حضرت علی ؓ نے اپنے آپ کو بہن کے قبضہ سے چھڑانا چاہا تو انہوں نے مزید مضبوطی سے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے اور یہ منظر دیکھ کر مسکرانے لگے۔ ام ہانی نبی ﷺ سے کہنے لگیں: یارسول اللہ ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں' میں نے ایک شخص کو پناہ دے رکھی ہے اور علی ؓ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا: اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی اور جسے تم نے جان کی امان بخشی اسے ہم نے بھی امان بخشی۔

چنانچہ سیدہ ام ہانی نے حضرت علی ؓ کو چھوڑ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم پر ایک عورت غالب آ گئی۔

حضرت علی ؓ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس عورت نے اتنی مضبوطی سے مجھے پکڑا کہ میں تو اپنا پاؤں بھی زمین سے نہ اٹھا سکا۔ نبی ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا: ''ابوطالب کی ساری اولاد بہادر ہے''

(بحوالہ: سیرت ابن ہشام 4 / 19۔ طبقات ابن سعد 110/2)

(اخت عبداللہ صغیر۔ نیو چاکرہ راولپنڈی)



پیارے ساتھیو! ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اچھی اچھی دعائیں مانگی چاہیں۔ خوب گڑگڑا کر اور عاجزی و انکساری کے ساتھ تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخش دیں۔ کچھ دعائیں ایسی بھی ہیں جن کے مانگنے سے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ یعنی کسی بھی شخص کا اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ اے اللہ! میرے گناہوں کی سزا مجھے دنیا میں ہی دے لے تا کہ میں آخرت کے عذاب سے بچ سکوں۔

نبی ﷺ نے ایسی دعا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مسلمان کی عیادت کے لئے گئے جو بیماری کی وجہ سے نہایت ہی کمزور ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ آپ کوئی دعا کرتے ہو؟

اس نے جواب دیا جی ہاں! میں دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینا چاہتا ہے' وہ مجھے دنیا میں ہی دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ میں اتنی طاقت کہاں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب جھیل سکوں آپ نے یہ دعا کیوں نہیں کی

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(صحیح مسلم)

بخار کو گالی دینا

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ام مسیّب ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ کراہ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ بخار ہوگیا ہے۔ اللہ اسے غارت کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''بخار کو گالی مت دو یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔'' (مسلم)

جلدی موت کی دعا کرنا

حضرت قیس بن ابی حازم ؓ کا بیان ہے ہم خباب بن ارت ؓ کے پاس گئے جن کے پیٹ کو بیماری کی وجہ سے سات جگہ سے داغا گیا تھا تو فرمانے لگے کہ اگر رسول ﷺ نے موت مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں موت کے لئے ضرور دعا کرتا۔ (مسلم)

یعنی بیماری سے گھبرا کر موت کی دعا کرنا جائز نہیں۔

اپنے اہل و مال کے لئے بددعا

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اپنی اولاد اور نہ ہی اپنے مال و دولت کے لئے بددعا کرو کہیں یہ نہ ہو کہ وہ ایسی گھڑی ہو جس میں اللہ تعالیٰ دعا کو رد نہیں فرماتے۔ آپ کے منہ سے بددعا نکلے اور اللہ تعالیٰ قبول فرمالے اور وہ چیز تباہ و برباد ہو جائے۔ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور مذکورہ احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(مسفرہ ناصر۔ ہارون آباد)

پیاز کاٹنے سے آنسو کیوں نکلتے ہیں؟؟؟

پیاز کاٹنے سے آنکھوں سے بے اختیار پانی قطروں کی صورت میں گرنا شروع ہوجاتا ہے۔کبھی آپ نے سوچا ہے کہ آخر پیاز میں ایسی کیا بات ہے کہ آنکھوں سے آنسو آنے لگتے ہیں۔

دراصل پیاز بہت سے گندھک کے مرکبات کا مجموعہ ہے۔مثال کے طور پر میتھائل ڈائی سلفائیڈ' میتھائل ٹرائی سلفائیڈ' پروپائل ٹرائی سلفائیڈ وغیرہ۔یہ تمام مرکبات جو کہ گندھکی مرکبات کہلاتے ہیں' بے انتہا بدبودار اور حساس جلد کو لگنے والے ہوتے ہیں۔ چونکہ آنکھ اعضائے جسمانی میں سے حساس حصہ ہے اس لئے جب پیاز کاٹا جاتا ہے تو یہ مرکبات آنکھ میں داخل ہوکر جلن پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ جب تیز بدبودار مرکبات آنکھ کی سطح سے ٹکراتے ہیں تو اس کی جھلی میں سوزش پیدا کرتے ہیں لہٰذا آنکھ کو صاف کرنے کے لئے آنسو نمودار ہوتے ہیں۔ آنسو بے حد رقیق مائع جات ہیں جو آنکھوں کو گیلا اور صاف رکھنے کا موجب ہیں۔ جب آنسو کی مقدار جلد میں کثیر ہوجاتی ہے تو یہ آنکھ سے باہر بہہ جاتے ہیں۔

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ پیاز کو آنسو بہائے بغیر کیسے کاٹ سکتے ہیں!

ہوگئے ہیں تیار سننے کے لئے؟ اچھا تو سنیں

۱۔ پیاز کاٹنے کے لئے تیز چھری کا استعمال کریں تاکہ اس کے کم سے کم خلیے کٹیں اور گندھک کی یہ گیسیں کم خارج ہوں۔

۲۔ کاٹنے سے پہلے پیاز کے دو یا چار ٹکڑے کرکے پانی میں کچھ دیر کے لئے بھگو لیں تاکہ یہ مرکبات بالکل پانی میں حل ہوجائیں۔

۳۔ کاٹنے سے پہلے پیاز کو فریزر میں اچھی طرح ٹھنڈا کرلیں۔

۴۔ پیاز کاٹتے ہوئے تیز پنکھا چلالیں تاکہ یہ گیسیں جلد اڑ جائیں۔

(بنت حکیم عبدالمجید۔سادو گورائیہ)

